**OPEN ACCESS**

**Al-Qālam** القلم

P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077

Volume 30, Issue, 1, 2025

http://alqalamjournalpu.com/

# پاکستان کی داخلی سلامتی اور افغان مہاجرین کا کردار --اسلامی تعلیمات کا جائزہ

# Pakistan's Internal Security and the Role of Afghan Refugees: In the Light of Islamic Teachings

**Dr, Usman Ahmad**

Senior Research Economist, Pakistan Institute of Development Economics PIDE Islamabad

**Abdul Hannan**

Librarian, government Inter college, Dhandhar District Bhimber, AJK

**KEYWORDS:** Afghan refugees, Pakistan, migration, security, economy, repatriation, UNHCR, terrorism, asylum, Islamic perspective

Date of Publication: 30-06-2025

## Abstract

This study explores the Afghan refugee crisis in Pakistan, tracing its roots from the 1979 Soviet invasion to the present. Pakistan, despite not being a signatory to the 1951 Refugee Convention, has hosted millions of Afghans based on Islamic principles of brotherhood and humanitarianism. However, over time, the prolonged refugee presence has created serious economic, social, and security challenges, including increased crime, drug trafficking, and terrorism. The paper highlights the distinction between genuine refugees and those exploiting asylum for unlawful activities, using both international law and Islamic teachings. It argues that while protecting the vulnerable is a moral duty, national stability must not be compromised. The study calls for international collaboration, enhanced border security, and a structured repatriation plan. A balanced approach is necessary to protect Pakistan's interests while addressing refugee needs with justice and dignity.

دَورِ حاضر میں آزادی، خوشحالی اور امن ہر انسان کا بنیادی حق تسلیم کیا جاتا ہے، لیکن بدقسمتی سے کروڑوں افراد اس حق سے محروم ہیں۔ موجودہ زمانے میں پناہ گزینوں کا مسئلہ ایک عالمی بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جنگوں، سیاسی بے امنی، نسلی تعصب اور معاشی عدم استحکام کے باعث لاکھوں افراد اپنے وطن کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس کی نمایاں مثال شامی باشندے ہیں جو خانہ جنگی کے نتیجے میں یورپ، ترکی اور عرب ممالک کی طرف ہجرت کر گئے۔ اسی طرح فلسطینی، افغانی، افریقی ممالک کے عوام اور روہنگیا مسلمان بھی کئی دہائیوں سے جلاوطنی اور پناہ گزینی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان نے بھی 1979ء سے لے کر اب تک لاکھوں افغان پناہ گزینوں کو پناہ دی، جو پاکستان کے وسیع القلب اور انسانی ہمدردی کے جذبے کا واضح ثبوت ہے۔

## پناہ گزینوں کے حقوق اور میزبان ممالک کی ذمہ داریاں

کسی بھی پناہ گزین کے میزبان ملک میں حقوق اور اس میزبان ملک پر عائد فرائض کا تعین بین الاقوامی قانون، **جنیوا کنونشن برائے پناہ گزین 1951**ء کے تحت کیا جاتا ہے۔ ابتدا میں اس قانون کا اطلاق صرف دوسری جنگِ عظیم سے متاثرہ یورپی پناہ گزینوں تک محدود تھا، تاہم 1967ء میں اس کا دائرہ کار دنیا کے تمام ممالک اور شہریوں تک بڑھا دیا گیا۔1 اس کنونشن کے مطابق میزبان ملک پر لازم ہے کہ وہ اپنی سرزمین میں داخل ہونے والے غیر ملکی کو پناہ گزین قرار دینے یا نہ دینے کے بارے میں فیصلہ کرے۔ فی الوقت دنیا کے **149 ممالک** اس کنونشن کا حصہ ہیں، لیکن پاکستان، بھارت اور افغانستان سمیت 51 ممالک نے اس پر دستخط نہیں کیے۔ ایسے ممالک میں آنے والے غیر ملکیوں کو پناہ گزین کا درجہ دینے کی ذمہ داری اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین (UNHCR) پر عائد ہوتی ہے جو عام طور پر میزبان ملک کی مشاورت سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین کے مطابق پناہ گزین کو میزبان ملک میں رہائش، تعلیم، آزادانہ نقل و حرکت، صحت کی سہولیات اور عدلیہ تک رسائی کے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ تاہم، اگر پناہ گزین میزبان ملک کے قوانین کی خلاف ورزی کرے یا امن و امان میں خلل ڈالے تو میزبان ملک کو اختیار ہے کہ وہ اس کی پناہ گزینی کی حیثیت ختم کر دے۔

پناہ گزین اور تارکینِ وطن میں بنیادی فرق یہ ہے کہ تارکینِ وطن زیادہ بہتر معاشی مواقع، روزگار یا تعلیم کے حصول کے لیے دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں، اس لیے ان کی حیثیت پناہ گزینوں سے مختلف ہوتی ہے۔

## موجودہ عالمی صورتِ حال اور پناہ گزینوں کا بحران

دنیا میں حالیہ جنگوں، سیاسی تنازعات اور داخلی خلفشار کے نتیجے میں بے گھر افراد کی تعداد ریکارڈ سطح تک جا پہنچی ہے۔ میانمار کے شہری بنگلہ دیش، بھارت، ملائیشیا، انڈونیشیا، سری لنکا اور تھائی لینڈ سمیت کئی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق فروری 2021ء سے مارچ 2025ء تک مہاجرین کی کل تعداد **1 لاکھ 72 ہزار** تک پہنچ چکی ہے۔2

اسی طرح اقوامِ متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (UNRWA) کے مطابق شام میں 576,000، لبنان میں 485,000، اور اردن میں تقریباً 2.3 ملین فلسطینی مہاجرین رجسٹرڈ ہیں۔3 2023ء کے اختتام تک دنیا بھر میں تقریباً **117.3 ملین افراد** زبردستی بے گھر ہو چکے تھے (UNHCR 2023)۔ دسمبر 2024ء تک شام کی 90 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہی تھی جبکہ ترکیہ تقریباً 3 ملین شامی پناہ گزینوں کی میزبانی کر رہا ہے، جس کے باعث ترک معیشت شدید دباؤ کا شکار ہے۔

جون 2024ء کے آخر تک دنیا بھر میں **122.6 ملین افراد** تشدد، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور عدمِ استحکام کی وجہ سے بے گھر ہو چکے تھے (UNHCR 2024)۔ یہ دوسری عالمی جنگ کے بعد نقل مکانی کا سب سے بڑا بحران ہے۔ 2023ء کے اختتام تک 69 فیصد پناہ گزین اپنے ہمسایہ ممالک میں مقیم تھے، جبکہ دنیا کے 75 فیصد پناہ گزین کم یا درمیانی آمدنی والے ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ شام، عراق، فلسطین، افغانستان، کشمیر اور صومالیہ میں جاری تشدد نے مہاجرت کے رجحان کو مزید بڑھا دیا ہے۔ یہ صورتِ حال میزبان ممالک پر گہرے معاشی و سماجی دباؤ کا باعث بن رہی ہے۔ اگر اس بحران کو مؤثر حکمتِ عملی کے ذریعے نہ روکا گیا تو خود میزبان ممالک بھی عدمِ استحکام کا شکار ہو سکتے ہیں۔

## پناہ گزینوں کا کردار: قرآن وسیرتِ نبویؐ کی روشنی میں

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانیت، ہمدردی، مساوات اور اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ ظلم، جبر یا مصیبت کے نتیجے میں اپنا وطن چھوڑنے والا ہر شخص اسلام کی نگاہ میں قابلِ ہمدردی ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات، مثلاً سورۃ التوبہ اور سورۃ النساء میں مہاجرین کے حقوق اور ان کے مقام کو بیان کیا گیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہجرتِ مدینہ اس حوالے سے سب سے نمایاں مثال ہے، جہاں انصارِ مدینہ نے مہاجرین کو خوش آمدید کہا، اپنے گھر اور مال ان کے ساتھ تقسیم کیے اور ان کی ہر ممکن مدد کی۔ اس عمل نے اسلامی معاشرت میں پناہ گزینوں کے احترام اور مدد کے تصور کو راسخ کیا۔

اسلام میں پناہ دینا نہ صرف نیکی بلکہ عبادت شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو پناہ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کو پاتا ہے۔ اس طرح قرآن وسنت کی روشنی میں پناہ گزینوں کی کفالت ایک اجتماعی اور اخلاقی فریضہ ہے جس کی ادائیگی انسانیت کی بقا اور امنِ عالم کے لیے ناگزیر ہے۔

> جس نے کسی مومن کی دنیاوی مصیبت کو دور کیا، اللہ تعالی قیامت کے مصائب میں سے اس کی کسی بڑی مصیبت کو دور کر دے گا۔
> جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی کرے گا۔4

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی۔

> یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔5

### ایک اور حدیث میں ہے:

> المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه6۔
> کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ ہوں اور اصلی مہاجر وہ ہے جس نے برائیوں کو چھوڑ دیا ہو۔

اسلام نے پناہ گزینوں کے حقوق واضح کیے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص پناہ لینے کے بعد فتنے، فساد، یا دہشت گردی میں ملوث ہو، تو وہ شخص نہ صرف اسلامی تعلیمات کا مجرم ہے بلکہ انسانیت ساتھ ساتھ پناہ دینے والے ملک کا بھی دشمن ہے۔

اسلام میں "فتنہ "یعنی فساد، تخریب کاری اور بدامنی کو قتل سے بھی بڑا جرم قرار دیا گیا ہے:

"وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ7"

"اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔"

پناہ گزین اگر فتنہ و فساد پھیلائے تو وہ نہ صرف اپنی حیثیت کھو بیٹھتا ہے بلکہ سزا کا مستحق بھی ٹھہرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا ضرر ولا ضرار8

نہ خود ظلم کرو، نہ ظلم برداشت کرو۔

اگر کوئی شخص پناہ گزین کے روپ میں آکر بدامنی، دہشت، جھوٹ، یا فتنہ انگیزی کرے تو وہ اس تعریف میں شامل نہیں ہوتا۔ اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ پناہ لینے والے کی جان، مال، عزت کی حفاظت کرے، لیکن ساتھ ہی ریاست پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ ان افراد کی نیت و اعمال کا جائزہ لے۔ اگر کسی پناہ گزین کے فتنے میں ملوث ہونے کے شواہد ملیں، تو قرآن اور سنت کی روشنی میں اس کے خلاف سخت کارروائی کرنا واجب ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ9"

"بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

جنگوں، ظلم، اور معاشی بدحالی کی وجہ سے لاکھوں افراد مختلف ممالک میں پناہ لیتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگ اس سہولت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور دہشت گردانہ یا انتہاپسندانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ جس کی مثال افغان مہاجرین کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جن کی تفصیلات اگلے صفحات میں بیان کی جائیں گی۔ اسلام میں پناہ گزین کا احترام لازم ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جھوٹ بول کر، یا

بدنیتی کے ساتھ کسی ملک یا قوم میں داخل ہو کر وہاں فتنہ، بدامنی یا دہشت گردی کو فروغ دے، تو وہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کے بر خلاف عمل کر رہا ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کو بدنام کر رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ اَلَّذِیْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ[10]

اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا ، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو

## سوویت حملہ اور افغان مہاجرین کی پاکستان آمد

سوویت یونین کے افغانستان پر حملے (1979ء) نے بیسویں صدی کی سب سے بڑی جبری نقل مکانی کو جنم دیا۔ پاکستان سمیت مغربی ممالک اور خطے کے دیگر ممالک کی حمایت کے ساتھ افغان مزاحمت نے سوویت افواج کے خلاف طویل جنگ لڑی، جس کے نتیجے میں لاکھوں افغان شہری بے گھر ہو کر پاکستان اور دیگر ریاستوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ پناہ گزینوں کی یہ آمد محض جنگ کا شاخسانہ نہیں تھی بلکہ پاکستان اور افغانستان کے مابین صدیوں پر محیط نسلی، ثقافتی اور تاریخی روابط کا بھی مظہر تھی۔

پاکستان نے اس بحران پر ردعمل اسلامی اخوت اور انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت دیا۔ حکومتِ پاکستان نے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے سرحدی علاقوں میں کیمپ قائم کیے اور پناہ گزینوں کو رہائش، خوراک اور بنیادی سہولیات فراہم کیں۔ تاہم، 1979ء کے بعد سے افغان مہاجرین نے پاکستان کے سیاسی، معاشی اور سماجی ڈھانچے پر گہرے اور ہمہ جہت اثرات مرتب کیے ہیں۔

## معاشی و سماجی اثرات

افغان مہاجرین میں اکثریت غریب اور ناخواندہ افراد کی تھی، جو بغیر کسی وسائل کے پاکستان پہنچے اور اُن کا انحصار زیادہ تر بین الاقوامی امداد اور پاکستانی حکومت کی فراہمی پر رہا۔ اگرچہ افغان مزدوروں کی آمد نے پاکستان میں سستی لیبر فراہم کی اور ترسیلاتِ زر و چھوٹے کاروبار کے ذریعے کسی حد تک مثبت کردار بھی ادا کیا، لیکن دوسری طرف ان کی موجودگی نے لیبر مارکیٹ میں دباؤ پیدا کیا۔ مقامی محنت کشوں کے مقابلے میں افغان

مزدور کم اجرت پر زیادہ وقت کام کرنے پر آمادہ تھے، جس کے نتیجے میں پاکستانی محنت کشوں کو روزگار کے تحفظ کے حوالے سے خدشات لاحق ہوگئے۔

پناہ گزینوں کی بڑی تعداد کی موجودگی نے پاکستان کے بنیادی ڈھانچے پر بھی نمایاں دباؤ ڈالا، خصوصاً تعلیم، صحت، رہائش اور عوامی سہولیات کے شعبوں میں۔ ریئل اسٹیٹ کی قیمتوں اور کرایوں میں اضافہ، صفائی اور صحت کے مسائل، اور متعدی بیماریوں کے پھیلاؤ نے سماجی نظام کو متاثر کیا۔

### منشیات، اسلحہ اور جرائم

افغان مہاجرین کی آمد کے بعد پاکستان میں منشیات اور اسلحے کی ثقافت فروغ پانے لگی۔ افغانستان میں پوست کی کاشت اور ہیروئن کی تیاری پہلے ہی رائج تھی، جس کے اثرات پاکستان تک منتقل ہوئے۔ منشیات کی اسمگلنگ اور مقامی آبادی میں منشیات کے استعمال نے تعلیمی اداروں اور معاشرتی ڈھانچے کو بری طرح متاثر کیا۔

اسی طرح اسلحے کے غیر قانونی استعمال نے پاکستانی معاشرے میں تشدد اور جرائم کو جنم دیا۔ 1980ء کی دہائی سے پہلے پاکستان میں خودکار ہتھیار عام نہیں تھے، لیکن افغان جنگ کے بعد کلاشنکوف کلچر نے جڑ پکڑی۔ چوری، ڈکیتی، زمینوں پر قبضے اور دیگر جرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا، جس نے ریاستی رٹ اور امن و امان کو متاثر کیا۔

### سیکیورٹی خدشات اور دہشت گردی

پاکستان میں موجود افغان مہاجرین کو امن و امان کی بگڑتی صورتحال سے جوڑا گیا۔ دہشت گرد گروہوں نے پناہ گزین کیمپوں کو بعض اوقات محفوظ پناہ گاہوں کے طور پر استعمال کیا۔ نائن الیون کے بعد پاکستان میں افغان مہاجرین کے بہاؤ نے سیکیورٹی کے مسائل کو مزید سنگین کر دیا۔

حکومتی رپورٹوں اور سیکیورٹی اداروں کے مطابق افغان مہاجرین کی موجودگی فرقہ وارانہ تشدد، دہشت گردی اور منظم جرائم میں اضافے کا باعث بنی۔ پشاور آرمی پبلک اسکول پر حملہ (2014ء)، لاہور اور کوئٹہ کے بم دھماکے (2016ء) جیسے سانحات کے بعد پاکستان نے افغان پناہ گزینوں کی وطن واپسی کی پالیسی اختیار کی۔11

2021ء میں طالبان کے افغانستان پر قبضے کے بعد صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی۔ تحریک طالبان پاکستان (TTP) نے افغانستان کو اپنی سرگرمیوں کے مرکز کے طور پر استعمال کیا اور پاکستان میں دہشت گردانہ حملے کیے۔ صرف 2024ء میں ایسے 500 سے زائد حملے ریکارڈ کیے گئے جن میں ہزاروں افراد جاں بحق ہوئے۔12۔

## جبری وطن واپسی

امن و امان کی بگڑتی صورتحال، شدت پسندی کے امکانات اور دہشت گردوں کی افغان سرزمین پر موجودگی نے پاکستان کو افغان مہاجرین کی جبری وطن واپسی پر مجبور کیا۔ 2023ء میں ایک بڑے فیصلے کے تحت پاکستان سے 317,000 افغان مہاجرین کو واپس بھیجا گیا۔ پاکستانی حکام کے مطابق جنوری تا اکتوبر 2023ء کے درمیان ہونے والے 24 خودکش حملوں میں سے 14 افغان شہریوں نے کیے۔

## غیر قانونی ترسیلات زر اور مالی چیلنجز

پاکستان میں غیر دستاویزی افغان باشندے بینکاری نظام سے باہر کاروبار اور رقوم کی منتقلی کے لیے ہنڈی حوالہ جیسے غیر قانونی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ملکی معیشت پر دباؤ بڑھتا ہے بلکہ دہشت گردی کی مالی معاونت اور اسمگلنگ کے خدشات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان پر فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) کی جانب سے دباؤ رہا ہے کہ ایسے غیر رسمی مالیاتی نیٹ ورکس کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔13

الغرض افغان مہاجرین کی پاکستان میں موجودگی نے جہاں انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کے جذبے کو نمایاں کیا، وہیں ملک کے معاشی، سماجی اور سیکیورٹی ڈھانچے پر شدید دباؤ بھی ڈالا۔ پاکستان گزشتہ چار دہائیوں سے مہاجرین کے بوجھ کو برداشت کر رہا ہے، لیکن مستقل طور پر یہ بوجھ اٹھانا کسی بھی ملک کے لیے ممکن نہیں۔

اس لیے پاکستان، افغانستان اور عالمی برادری کے مابین ایک جامع حکمتِ عملی کی ضرورت ہے، تاکہ افغان مہاجرین کو ان کے وطن میں پائیدار آبادکاری کے مواقع فراہم کیے جا سکیں اور پاکستان کے اندرونی استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔

## حاصل کلام

پاکستان پر افغان مہاجرین کے سماجی اور سیکیورٹی اثرات کی فہرست بہت طویل ہے اور اس نے نہ صرف پاکستان میں سماجی، سیاسی اور سیکیورٹی فاصلے پیدا کیے ہیں بلکہ پاکستان اور افغانستان کے باہمی تعلقات میں بھی بگاڑ پیدا کیا ہے۔ افغانستان پر امریکی حملے کے بعد سے دونوں ممالک نے اپنی سرزمین پر متعدد بم حملے، فرقہ وارانہ تشدد اور دہشت گردی کی کارروائیاں دیکھی ہیں۔ اجتماعی کوششوں کے باوجود دونوں ممالک ایک دوسرے پر اندرونی معاملات میں مداخلت اور غیر ریاستی عناصر کی سرپرستی کا الزام لگا رہے ہیں۔ پاکستان کو ماضی میں افغان جنگوں میں خطے میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن اس کے باوجود علاقائی اور بین الاقوامی کردار افغان امن عمل میں پاکستان کے کردار پر ہمیشہ شک کرتے رہے ہیں۔ عالمی دنیا کو اس حقیقت کا ادراک کرنے کی ضرورت ہے کہ افغان مہاجرین کا مسئلہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوطرفہ مسئلہ ہے جس پر یقیناً اجتماعی کوششوں اور توجہ کی ضرورت ہے۔ پچھلی دہائیوں میں عدم استحکام نے وطن واپسی کے عمل کو روکا۔ تمام علاقائی اور بین الاقوامی اسٹیک ہولڈرز کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعاون کے شعبوں کی نشاندہی کریں جیسے پائیدار سیاسی نظام، سماجی خدمات کے لیے بنیادی ڈھانچہ، روزگار اور تجارت کے مواقع اور امن وسلامتی وغیرہ

جنوبی ایشیا کا جغرافیائی سیاسی منظر نامہ پیچیدہ ہے، اور بڑی آبادی کی نقل و حرکت طاقت کے نازک توازن کو متاثر کر سکتی ہے۔ علاقائی استحکام پاکستان اور افغانستان دونوں کے مشترکہ مفاد میں ہے۔ بین الاقوامی برادری، بشمول اقوام متحدہ جیسی تنظیمیں، بات چیت کو آسان بنانے، وسائل فراہم کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے کہ وطن واپسی کا عمل انسانی اصولوں کے مطابق ہو۔ تعاون اور باہمی افہام و تفہیم کو فروغ دینے والی سفارتی حکمت عملی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور تمام زاویوں سے جبری وطن واپسی کے مضمرات پر غور کرنا اور اس عمل کے کامیاب ہونے کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنا بہت ضروری ہے۔

افغان مہاجرین کا مسئلہ ہر گزرتے دن کے ساتھ پاکستان کی قومی سلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ بنتا جا رہا ہے کیونکہ اوہ ملک میں فرقہ وارانہ تشدد، نسلی تنازعات اور دیگر معاشی اور سیاسی عدم تحفظ کو فروغ دینے میں ملوث ہیں۔ دوسری طرف طالبان کے اقتدار پر قبضے کے بعد سے افغانستان میں انسانی حقوق کے تحفظ میں ناکام رہے ہیں۔ پناہ گزینوں سے نمٹنے کے لیے جمہوری قوتوں کو ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ مل کر قومی سلامتی

کا منصوبہ بنانا ہو گا جو نہ صرف افغان مہاجرین کی مکمل افغانستان واپسی کو یقینی بنائے بلکہ ڈیورنڈ لائن سرحد کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے بھی اقدامات کرے۔

## افغانستان۔پاکستان کے لیے گزارشات

- افغانستان میں سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے اوا ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جو معاشی مواقع میں اضافہ کریں، غربت اور پسماندگی کو دور کریں۔ اس سے افغان پناہ گزینوں کے دہشت گردانہ سرگرمیوں کا سہارا لینے کے امکانات کم ہوں گے۔
- پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی کوششوں اور تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ مشترکہ اقدامات، اور باہمی تعاون کے منصوبے علاقائی استحکام میں کردار ادا کرسکتے ہیں۔ بین الاقوامی تنظیموں اور پڑوسی ممالک کی شمولیت سے سرحد پار چیلنجوں سے نمٹنے، افہام و تفہیم کو فروغ دینے اور وطن واپسی کے لیے مربوط انداز کو یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔
- افغان حکومت کو ایسے پروگرام تیار کرنا اور ان پر عمل درآمد کرنا چاہیے جو روزی روٹی کی ترقی، پیشہ ورانہ تربیت، اور ملازمت کی جگہ فراہم کریں۔
- افغان حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ واپس انے والی ابادی کے لیے صحت اور تعلیم کے مواقع میں اضافہ کرے اور افغان بچوں کو تعلیمی نظام میں ضم کرنے کے لیے مناسب اور دیرپا حکمت عملی اختیار کریں

سرحد پار اقتصادی ترقی کے اقدامات کے ساتھ تعاون جو افغانستان اور پاکستان دونوں کو فائدہ پہنچائے اور تجارت کو فروغ دے۔ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد اور تعاون کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان سفارشات پر عمل درآمد کرکے، ہم افغان مہاجرین کی پرامن اور کامیاب واپسی کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا کرسکتے ہیں۔ اس سے علاقائی استحکام اور خوشحالی میں مدد مل سکتی ہے۔

## حوالہ جات


1 https://www.unhcr.org/about-unhcr/overview/1951-refugee-convention

2 https://data.unhcr.org/en/situations/myanmar

3 https://www.dw.com/en/the-plight-of-displaced-palestinian-refugees/a-70353072

4 ترمذی،ابو عیسی،قاضی،سنن ترمذي،كتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الستر على المسلم، 1930

Tirmidhī, Abū ʿĪsā al-Qāḍī, Sunan at-Tirmidhī, Kitāb al-Birr wa aṣ-Ṣilah ʿan Rasūl Allāh, Bāb Mā Jāʾa fī as-Satr ʿalā al-Muslim, ḥadīth: 1930.

5 سورۃ الأنفال 74:8

Sūrat al-Anfāl, 8:74

6 البخاري،محمد بن اسماعيل، صحيح البخاري،كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ، 10

al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Īmān, Bāb al-Muslimu man Salima al-Muslimūna min Lisānihi wa Yadih, ḥadīth: 10.

7 سورۃ البقرہ 191:2

Sūrat al-Baqarah, 2:191

8 ابن ماجه،سنن ابن ماجه،كتاب الأحكام، باب من بنى في حقه ما يضر بجاره، 2341

Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Aḥkām, Bāb man Banā fī Ḥaqqih mā Yaḍurr Bijārih, ḥadīth: 2341.

9 سورۃ القصص 77:28

Sūrat al-Qaṣaṣ, 28:77

10 البخاري، محمد بن اسماعيل، صحيح البخاري :كِتَابُ الأَدَبِ ،بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ، 6016

al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Adab, Bāb Ithm man Lā Yaʾman Jāruh Bawāʾiqah, ḥadīth: 6016.

11 https://www.cfr.org/global-conflict-tracker/conflict/islamist-militancy-pakistan

12 https://www.aljazeera.com/news/2023/1/30/peshawar-pakistan-mosque-explosion-casualties

13 https://www.fmu.gov.pk/